نسل کی افزائش اورآل واولاد کی کثرت اسلام میں مطلوب ومرغوب ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ:(وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلَاقُوهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ)[1].

حضرات وخواتینِ اسلام! بلاشبہ ہماراخاندان اور ہماری اولاد خوشی اورانسیت کاسامان ہیں بچے دنیاوی زندگی کی زینت اور مستقبل کے معمار ہیں ہمارے بیٹے بیٹیاں اورپوتے پوتیاں عظیم نعمت ہیں چنانچہ خدائے عزوجل کاارشاد ہے:(وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً)[2] اوراللہ تعالی نے تم ہی میں سے تمہارے لئے بیویاں بنائیں اور (پھر) ان بیویوں سے تمھارے لئے بیٹے اور پوتے پیدا کئے، الغرض نسل میں افزائش اور فیملی میں اضافہ ایک قیمتی عطیہ

ہے اسی طرح افراد خاندان میں کثرت اور ان کا تسلسل ایک عظیم الشان نعمت ہے باری تعالیٰ جلّ جلالہ نے اس کے تعلق سے ہم پر احسان جتلایا ہے اس نعمت کی رغبت کا اور اس کی حفاظت کا حکم دیا ہے اور اسے انبیاء و رُسل علیہم السلام کی سنت قرار دیا ہے چنانچہ اللہ سبحانہ کا فرمان ہے: (وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً)(٣)، حقیقت یہ ہے کہ ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیجے ہیں اور اُنہیں بیوی بچے بھی عطا فرمائے ہیں اسی لئے انبیاء اور اتقیاء آل اولاد کی خواہش رکھتے تھے اور باری تعالیٰ سے اس کی دعا کیا کرتے تھے چنانچہ سیدنا زکریا علیہ السلام نے اس طرح دعا کی تھی: (رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ)(٤). اے میرے رب! مجھکو خاص اپنے پاس سے اچھی اولاد عطا فرما دے بے شک تو دعا کو بہت سننے والا ہے

آل واولاد کی تمنا کرنے والو! نبی رحمۃٌ لِّلعٰلمین ﷺ کو اپنی امت کی زیادتی بہت محبوب ہے اسی لئے آپ ﷺ نے لوگوں کو کثرتِ اولاد کی اس طرح ترغیب دی ہے: «تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ، فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ

الْأُمَمَ»(٥)؛ ایسی عورتوں سے شادی کرو جو بہت محبت کرنے والی اور خوب بچے جننے والی ہوں کیونکہ میں تمہاری کثرت کے باعث دیگر امتوں پر فخر کرنے والا ہوں بلکہ آنحضرت ﷺ نے اپنے بہت سے اصحاب کیلئے بچوں کی کثرت اور اولاد میں برکت کی دعا فرمائی تھی(٦) آپ ﷺ کی اس دعا میں واضح دلالت ہے کہ بچوں کی پیدائش میں بہت زیادہ اجر وثواب ہے اور اولاد کی زیادتی خیر وبرکت کا سبب ہے اس لئے میرے دوستو! اپنے بال بچوں سے محبت کرو اپنی نسل میں اضافے کی کوشش کرتے رہو اور ربِّ کریم کے اس فرمان پر عمل کرتے رہو: **(وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ)**(٧) اور جو کچھ اللہ نے تمہارے لئے لکھ رکھا ہے اسے طلب کرتے رہو، یعنی شادی کا سب سے عظیم مقصد حاصل کرنے کوشش کرو واضح ہو کہ اس سے بیٹوں اور بیٹیوں کا حصول مراد ہے(٨) اور تم فیملی پلاننگ مت کرو اور اپنے بعد اپنی نسل کے مختصر یا منقطع ہونے کا سبب مت بنو **(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)**(٩).

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَة

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

میرے ایمانی بھائیو!عزیزدوستو! بچے پیدا کرنے سے بے رغبتی ایک ناپسندیدہ عمل ہے یہ تولیدی صلاحیت اور صحت کیلئے انتہائی خطرناک ہے اس سے فیملی کے انتہائی مختصر ہونے اورآبادی کے کم ہونے کااندیشہ ہے اس طرح فیملی معاشرے کی ترقی اور وطن کی خدمت میں اپناکردار کرنے سے قاصررہ جاتی ہے فیملی پلاننگ غیروں کا طریقہ ہے ہمارے آباء واجداد اس عادت سے پاک تھے بلاشبہ بچے آدمی کی قوت وطاقت ہوتے ہیں اور وطن کی شان وشوکت کا ذریعہ ہوتے ہیں، امارات کی ہوشمند قیادت کثرتِ آبادی کی خواہش مند ہے وہ معاشرے کے افراد کوبچے پیدا کرنے کی ترغیب دیتی رہتی ہے اور ان کیلئے افزائشِ نسل کے تمام اسباب فراہم کرتی ہے ان سب کے باوجود بعض لوگوں یہ حال ہے کہ وہ آل واولاد میں زیادتی نہیں چاہتے کیاان کوفقروفاقے کاڈر ہے؟ یابچوں کی ضرورت پوری نہ کرپانے کااندیشہ ہے؟ یہ تصور درست نہیں کیونکہ باری تعالٰی رَزّاق ہے اس نے آنے والے بچوں کی

اور ہم سب کی روزی اپنے ذمۂ کرم پر لے رکھی ہے اس کا فرمان ہے: (نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ)(۱۰) ہم اُنہیں بھی روزی دیں گے اور تمہیں بھی، یہ ایک حقیقت ہے کہ کوئی بچہ کسی کی روزی میں کمی کا سبب نہیں بنتا بلکہ جو بھی دنیا میں آتا ہے وہ اپنی روزی لیکر آتا ہے بہت سی فیملی میں کسی ایک بچے کی برکت سے روزی میں وسعت ہوجاتی ہے کئی بچوں تک ان کے یہاں غربت ہوتی ہے پھر ایک بچہ پیدا ہوتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان پر کشادگی کردیتا ہے ،بعض لوگ آخر کیوں بچے نہیں چاہتے ؟ کیا ان کو بچوں کی پرورش میں زحمت معلوم ہوتی ہے؟ یا وہ تعلیم وتربیت کے بوجھ اوراخراجات سے ڈرتے ہیں؟ آخر یہ کیسی سوچ ہے؟ کیا ان کو بچوں کی تعلیم وتربیت کا اجر معلوم نہیں ہے؟ اور بچوں کی دعا اور ایصال ثواب پر ملنے والے درجوں کا کیا انکو علم نہیں ہے؟ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: «إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: أَنَّى هَذَا؟ فَيُقَالُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ»(۱۱). جنت میں آدمی کو اعلی درجات حاصل ہوں گے تو وہ دریافت کرے گا یہ درجات مجھے کس طرح حاصل ہوگئے؟ تو اسکو بتایا جائے گا کہ

تمھاری اولاد کے تمھارے لئے استغفار کرنے کیوجہ سے یہ درجات حاصل ہوئے ہیں، میرے دوستو! آدمی کی بس اتنی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں اور بچیوں کی تعلیم وتربیت میں لگ جائے روزی کی کوشش کرتا رہے اور اس سلسلے میں اللہ پر توکل کرے اس سے دعا کرتا رہے اور اپنے کو اولاد کی نعمت وبرکت سے محروم رکھنے کی قطعًا کوشش نہ کرے یقینًا آل و اولاد کی بدولت آدمی کو دنیا کی راحت اور آخرت کی کامیابی ملتی ہے اسی طرح بچوں کی وجہ سے اسکو خیر وبرکت اور اس کے وطن کو شان وشوکت حاصل ہوتی ہے اس خیر وبرکت سے اپنے کو محروم رکھنے کی کوشش کرنا درست نہیں یہ بڑی ناسمجھی کی بات ہے آخر میں دعا کہ اِلٰہَ العٰلمِین! ہماری آل واولاد میں خیر وبرکت عطا فرما اور اُنہیں ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا***وصَلِّ يَا رَبَّنَا وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، والرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ، وَعُمَّ الْعَالَمَ بِالرَّحْمَةِ وَالسَّلَامِ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ مُحَمَّد بْن زَايد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايد، وَالشَّيخ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَالشَّيخ خَلِيفَة بْن زايد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) البقرة: ٢٢٣.
(٢) النحل: ٧٢.
(٣) الرعد: ٣٨.
(٤) آل عمران: ٣٨.
(٥) أبو داود: ٢٠٥٠.
(٦) ففي الصحيحين أنه ﷺ دعا لأنس رضي الله عنه قائلا: «**اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ**» وفيهما أنه قال لأبي طلحة: «**أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ؟**»، قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «**اللَّهُمَّ! بَارِكْ لَهُمَا**» فَوَلَدَتْ غُلَامًا... وفي مسلم: ٩٢٠، أنه قال لأبي سلمة: «**اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ... وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ**».
(٧) البقرة:١٨٧.
(٨) فتح القدير للشوكاني: ١/٢١٤.
(٩) النساء: ٥٩.
(١٠) الإسراء: ٣١.
(١١) أحمد: ١٠٦١٠.